

## 20847-کیا عورت کے لیے جنابت کی حالت میں گھر کے کام کا ج کرنا جائز ہیں

سوال

کیا غسل جنابت سے قبل عورت کے لیے گھر میں عادتاً کیے جانے والے کام کرنے جائز ہیں مثلًا کھانا پکانا، اور بچوں کی دیکھ بھال وغیرہ؟

پسندیدہ جواب

جنبی کے لیے نماز، طواف، اور مسجد میں ٹھرنا اور قرآن مجید کی تلاوت اور اسے پڑھنا حرام ہے، لیکن اس کے علاوہ باقی کام کرنے جائز ہیں۔

لہذا عورت پر کوئی حرج نہیں کہ وہ جنبی حالت میں کھانا تیار کر لے یا پھر گھر کے دوسرے کام کا ج پڑانا نے بھی جائز ہیں اور اسی طرح بچوں کی دیکھ بھال بھی کر سکتی ہے اس کی کمی ایک دلیل موجود ہیں :

ا- ابو حریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک راستے میں ملے تو میں جنبی حالت میں تھا اس لیے وہاں سے کھکش گیا اور جا کر غسل کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ابو حریرہ رضی اللہ تعالیٰ کہاں تھے؟

ابو حریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا : میں جنبی تھا اس لیے میں نے ناپسند کیا کہ ناپاکی کی حالت میں آپ کے ساتھ پیٹھوں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : سجان اللہ، مسلمان تو نجح نہیں ہوتا۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (279) صحیح مسلم حدیث نمبر (371)۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں کہتے ہیں :

اس میں اس کا جواز پایا جاتا ہے کہ غسل جنابت کو اس کے واجب ہونے کے اول وقت میں تاخیر کی جاسکتی ہے۔۔۔ اور اس کا بھی جواز ہے کہ جنبی شخص اپنی ضروریات پوری کر سکتا ہے۔

دیکھیں فتح الباری لابن حجر (1/391)۔

لیکن افضل یہ ہے کہ جنبی شخص کو غسل جنابت میں جلدی کرنی چاہیے کہ کہیں وہ غسل کرنا بھول جی نہ جائے، اور اگر کھانے پینے اور سونے سے قبل وہ جنابت کی حالت میں وضوء کر لے تو یہ بہتر اور افضل ہے، لیکن یہ یاد رہے کہ یہ وضوء کرنا واجب نہیں بلکہ یہ ناپاکی میں کمی کے لیے ہے اور وضوء کرنا مسحت ہے، اس کے بارہ میں کچھ احادیث مردوی ہیں :

اعانشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر جنبی حالت میں کھانا یا سومنا چاہئے تو نماز کے وضوء کی طرح وضوء کرتے تھے۔

صحیح مسلم شریف حدیث نمبر (305)۔

ب- ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم میں سے کوئی ایک جنابت کی حالت میں ہی سوتا ہے؟

تونی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تھا :

جب تم میں سے کوئی وضو، کر لے تو وہ جنپی حالت میں سوتا ہے۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (283) صحیح مسلم حدیث نمبر (306)۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

اس حدیث میں اس بات کا استجواب پایا جاتا ہے کہ جنپی شخص ان سب کاموں کے لیے اپنی شر مگاہ کو دھونے کرے، اور خاص کر جب وہ اپنی دوسری بیوی سے جماع کرنا چاہے جس سے جماع نہیں کیا اس کے لیے اپنے عصمنا سل کو دھونا یقیناً مستحب ہے۔

ہمارے ہاں اس وضو کے واجب نہ ہونے میں کوئی اختلاف نہیں، امام مالک اور جمصور علماء کرام کا بھی یہی کہنا ہے۔

دیکھیں : شرح مسلم للنووی (3/217)۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

جنپی شخص جب کھانا پینا یا پھر سونا اور دوبارہ جماع کرنا چاہے تو اس کے لیے وضو کرنا مستحب ہے، لیکن بغیر وضو کیے سونا مکروہ ہے، اس لیے کہ صحیح میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آیا ہم میں کوئی ایک جنپی حالت میں سوتا ہے؟

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ جی ہاں جب وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے تو سوتا ہے۔۔۔

دیکھیں : مجموع الفتاوی الکبری لابن تیمیہ (21/343)۔

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (6533) کے جواب کا ضرور مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم۔